السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاخداکی عبادت افضل ہے یامخلوق کی خدمت؟

ایک آدمی تمام گاؤں کے اہل اسلام کوجوکہ نماز،روزہ،جمعہ اورجماعت کرنے والے ہیں۔منافق اورکافرکہتاہے۔لیکن مردمذکورہے بھی امی ایسے شخص کے متعلق شرع محمدی اورآیت وحدیث کاکیاارشارہ ہے؟ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ شریف باب حفظ اللسان والغیبت والشتم فصل اول ص403میں بخاری کی حدیث ہے۔

«عن ابی ذرقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرمی رجل رجلا بالفسق ولایرمیہ بالکفر الاارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک»

یعنی حضرت ابوذررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کوئی شخص کسی شخص کی طرف فسق اورکفرکی نسبت نہیں کرتامگروہ فسق اورکفراس نسبت کرنے والے پرعائدہوتاہے جبکہ اس کاساتھی ایسانہ ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہواکہ جوشخص کسی کوناحق فاسق،کافر،منافق کہے۔وہ خودفاسق،کافر،منافق ہوجاتاہے۔پس اس مردمذکورکواپنی فکرکرنی چاہیے۔کیونکہ جن کووہ کافرکہتاہے اگروہ کافرنہیں ہیں۔تواس حدیث کی روسے یہ خودکافرہے نیزامی کاحق فتوی کانہیں۔توایسی حالت میں جس پراس نے فتوی لگایاہے وہ کافرہویانہ ہو۔فتوی لگانے والاخودکافرہوجائے گا۔

مشکوۃ میں حدیث ہے:

(جوشخص قرآن میں اپنی رائے میں دخل دے وہ خواہ درست کہے پھربھی وہ دخل دینے والاہے۔''(کتاب العلم فصل2ص27''

اس حدیث سے معلوم ہواکہ جوبغیرعلم کے کوئی بات کہے اگروہ اس کی بات درست ہوتوبھی غلط ہے۔کیونکہ وہ جوکچھ کہتاہے۔علم سے نہیں بلکہ اپنی رائے سے کہتاہے۔جب اس کافتوی اس شخص کے حق میں غلط ہواجس پراس نے لگایاہے توضروروہ فتوی اس پرلوٹے گا۔چنانچہ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل اول ص403میں ہے۔

«ایمارجل قال لاخیہ کافرفقدباء بہااحدہما۔»

یعنی جواپنے بھائی کوکافرکہے تودونوں میں سے ایک پریہ کلمہ ضرورلوٹتاہے۔پس جب اس کے بھائی پرنہ لگاتواس پرلگے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان،مذاہب،ج1ص168

محدث فتویٰ